اللہ کا فضل اور اس کا کرم

الْخُطْبَةُ الأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْجَوَادِ الْكَرِيمِ، الْبَرِّ الرَّحِيمِ، يَتَفَضَّلُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ، وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، آتَاهُ الْحِكْمَةَ وَجَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَعَلَّمَهُ مَا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُ، وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْهِ عَظِيمًا، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ:(**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ**)(١).

حضرات وخواتینِ اسلام: میرے عزیز بھائیو! رب ارحم الراحمین نے ہم پر لاتعداد اور بے شمار ظاہری وباطنی احسانات فرمائے ہیں اور ہمیں ہر قسم کی دینی ودنیاوی نعمتوں سے نوازا ہے اس نے اپنی رحمت سے ہم کو عبادت واطاعت صیا وقیام

(١) الأنفال : ٢٩.

اور صدقات وخیرات کی توفیق بخشی اور اپناذِ کر کرنے کی سعادت مرحمت فرمائی اور زندگی کی راحتیں اور عید کی خوشیاں عطا فرمائیں ،رب کریم کے احسانات کی نہ کوئی حد ہے نہ انتہاء وہ بڑاکریم اور انتہائی سخی ہے وہ خود اعلان فرمارہاہے :(إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ)[1]. بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والاہے باری تعالی کا فضل وکرم کائنات کے ہر ذرے کو شامل ہے:(وَلَكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ)[2]. لیکن اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں پر بڑے فضل والا ہے۔بطور خاص مسلمانون کو اس کے فضل کی اس طرح بشارت دی گئی ہے:(بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا)[3]. کہ ان پر اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہونے والاہے،اہل ایمان کو اس کے فضل وکرم پر پورابھروسہ رہتاہے اور وہ اسکی رحمت کی امید کرتے ہوئے کہتے ہیں :(حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ)[4]. اللہ تعالی ہمارے لئے کافی ہے باری تعالیٰ اپنے فضل سے ہم کو اور عطا فرمائے گا اور اس کے رسول ﷺ عطا فرمائیں گے بلاشبہ ہم اللہ ہی کی طرف رغبت کرنے والے ہیں مومن بندے اس کے فضل وعنایت کی تلاش میں رہتے ہیں اس کی قربت حاصل

---

(١) البقرة : ٢٤٣.
(٢) البقرة : ٢٥١.
(٣) الأحزاب : ٤٧ .
(٤) التوبة : ٥٩ .

کرنے کیلئے اس کی مرضیات پر چلتے ہیں اور اس کے احکام کی پابندی کرتے ہیں: (وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ)[1]. اور انہوں نے رضائے الٰہی کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ بڑا فضل والا ہے، اس اتباع کے صلہ میں رب کریم نے ان کو اپنی نعمتیں عطا فرمائیں اور رحمت وکرم سے نوازا پس مومنین اس کی رضامندی اور رحمت وعنایت پاکر خوش ہوتے ہیں یہی اصل نعمت اور یہی حقیقی خوشی کا مقام ہے: (قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ)[2]. آپ ان سے فرمادیجئے کہ لوگوں کو بس خدا کے فضل اور رحمت پر خوش ہونا چاہیئے اس کا فضل اس (دنیا) سے بدرجہا بہتر ہے جس کو یہ جمع کررہے ہیں

باری تعالی جس کو چاہتا ہے اپنے فضل سے نوازتا ہے

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! باری تعالی جس کو چاہتا ہے اپنا فضل عطا فرماتا ہے اور اپنے کرم سخاوت اور احسان سے مالامال فرماتا ہے اس کا فرمان ہے: (يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)[3]. وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل مبذول فرماتا ہے اور وہ بڑی مغفرت اور رحمت والا ہے وہ اپنی عطامیں

---

(١) آل عمران : ١٧٤ .
(٢) يونس : ٥٨ .
(٣) يونس : ١٠٧ .

خود مختار ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ کسی کو اپنے فضل سے نوازنا چاہے تو دنیا کی کوئی طاقت اس کو روک نہیں سکتی ﴿فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ﴾. پس اسکے فضل کو کوئی ہٹانے والا نہیں، اس کی عطاء کے انداز نرالے ہیں وہ بندوں کے اعمال پر کثیر اجر و ثواب عطا فرماتا ہے اور عمل کا کئی گُنا بدلہ عنایت کرتا ہے فرمان نبوی ہے « كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ، الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ»[1]. انسان کی ہر نیکی (کا اجر و ثواب) دس گُنا سے سات سو گُنا تک بڑھا دیا جاتا ہے، وہ اپنے فضل و کرم سے اعمال صالحہ کا ثواب مزید در مزید عطا فرماتا ہے :﴿فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ﴾[2]. ( )[3]. پھر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو اللہ تعالی ان کو ان کا پورا اجر عطا فرمائے گا اور ان کو اپنے فضل سے مزید بخشے گا

فضلِ الہی حاصل کرنے کا طریقہ

باری تعالی کے فضل و کرم کی تمنا کرنے والو! رہا یہ سوال کہ ہم کس طرح اللہ تعالی کا فضل اور اس کی عنایات حاصل کرسکتے ہیں؟ تو جاننا چاہیے کہ اللہ کا فضل و کرم

(١) مسلم : ١١٥١.

(٢) النساء : ١٧٣.

(٣) النساء : ١٧٣.

پانے کا سب سے اہم ذریعہ یہ ہیکہ اعمال صالحہ کا اہتمام کیا جائے اس سے اللہ کی رضا اور جنت کا پروانہ حاصل ہوتا ہے قرآن کریم کا ارشاد ہے :(وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ لَهُمْ ما يَشاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ)(١). اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اعمال صالحہ کئے وہ بہشتوں کے باغات میں ہوں گے وہ جو کچھ چاہیں گے ان کے رب کے پاس ان کو ملے گا یہی بڑا فضل ہے، بلاشبہ اللہ اور اس رسول کی اطاعت انعام الہی اور جنت حاصل کرنے کا بنیادی سبب ہے اس سے انبیاء صدیقین اور شہداء کی رفاقت نصیب ہوتی ہے اور ظاہر ہے ایک مسلمان کیلئے اس سے بڑی اور کیا سعادت ہو سکتی ہے باری تعالی کا فرمان مبارک ہے:(وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا ذَلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ عَلِيمًا)(٢). اور جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا تو ایسے لوگ بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور نیکوکار لوگ اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں یہ اللہ کی جانب سے فضل ہے اور اللہ ہی کا علم کافی ہے، اسی طرح کتاب

---

(١) الشورى: ٢٢.
(٢) النساء : ٦٩.

وسنت پر مضبوطی اور ثابت قدمی کے ساتھ جمنا اللہ تعالی کے فضل وکرم حاصل کرنے کا اہم ذریعہ ہے :(يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنزلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا* فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ)[1]. اے لوگو یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک دلیل آچکی ہے اور ہم نے تمہارے پاس ایک واضح نور بھیجا ہے سو جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے اس (کی کتاب کو [2]) کو مضبوطی کے ساتھ پکڑا سو ایسے لوگوں کو اللہ تعالی اپنی رحمت اور فضل میں داخل فرمائے گا، نیز توبہ واستغفار اللہ کا فضل پانے کا بنیادی سبب ہے:(وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ)[3]. اور یہ کہ) تم لوگ اپنے رب سے استغفار کرو پھر اس کی طرف متوجہ رہو وہ تم کو وقت مقرر (یعنی موت) تک (دنیا میں) بہتر عیش وراحت عطا کرے گا اور (آخرت میں) ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا

نماز اور صدقات اللہ کا فضل حاصل کرنے کا اہم ذریعہ

---

(١) النساء : ١٧٤ - ١٧٥.

(٢) تفسير الطبري : ٩/٤٣٩.

(٣) هود : ٤ .

رفیقانِ گرامی قدر! جیساکہ پہلی عرض کیا گیا کہ تمام اعمال صالحہ کا اہتمام اللہ کا فضل حاصل کرنے کا اہم ذریعہ ہے اور یہ تو ہمیں معلوم ہے ہیکہ نیک اعمال میں نماز و زکوٰۃ کی بے انتہاء فضیلت اور اہمیت ہے باری تعالی نے نماز و زکوٰۃ کا اہتمام کرنے والوں کی تعریف میں فرمایا: (رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ* لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ)[1]. ایسے بندے کہ جن کو اللہ کی یاد سے اور بالخصوص نماز پڑھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے نہ خرید غفلت میں ڈالنے پاتی ہے اور نہ فروخت (اور) ایسے دن کی داروگیر سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ جائیں گی (ان لوگوں کا) انجام یہ ہوگا کہ اللہ تعالی انکے اعمال کا بہت ہی اچھا بدلہ عطا فرمائے گا اور انکو اپنے فضل سے اور بھی زیادہ دے گا اور اللہ تعالی جسکو چاہتا ہے بے حساب روزی عطا فرماتا ہے،اسی طرح قرآن کریم کی کماحقہ تلاوت اور اس پر عمل سے باری تعالی کا فضل اور بے انتہا اجر وثواب حاصل ہوتا ہے: (إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ

(١) النور : ٣٧ - ٣٨.

تَبُورَ* لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ)[1]. جو لوگ (عمل کے ساتھ ساتھ) کتاب اللہ کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی ماند نہ پڑے گی(یعنی وہ کبھی مندی کا شکار نہیں ہوگی) تاکہ اللہ تعالی ان کو ان کا پورا پورا اجر عطا فرمائے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ (بھی) دے بیشک وہ بڑا بخشنے والا قدردان ہے۔ ایسے ہی صدقات وخیرات فقراء ومساکین کی حاجت روائی بھی اللہ کا فضل اور اس کی عطا حاصل کرنے کی ایک اہم وجہ ہے ارشاد قرآنی ہے :(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ)[2]. اے ایمان والو(نیک کام میں) اپنی کمائی میں سے خرچ کیا کرو عمدہ چیز کو اور اس میں سے جو کہ ہم نے تمہارے لیے زمین سے پیدا کیا ہے۔ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے اپنے بندوں کو صدقہ خیرات اور نیکی کے کاموں میں خرچ کر نیکی ترغیب دی ہے اور ان کیلئے اجر وثواب اور فضل ومغفرت کا وعدہ فرما رکھا ہے(وَاللَّهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِنْهُ وَفَضْلًا وَاللَّهُ وَاسِعٌ

---

(١) فاطر : ٢٩ - ٣٠.
(٢) البقرة : ٢٦٧

عَلِيمٌ)[1]. اور اللہ تعالیٰ تم سے وعدہ کرتا ہے اپنی طرف سے گناہ مُعاف کردینے کا اور زیادہ دینے کا اور اللہ تعالیٰ وسعت والا خوب جاننے والا ہے اسی طرح رزق حلال کی تلاش بھی فضل خداوندی کا ذریعہ ہے در حقیقت حلال روزی کیلئے محنت ومشقت ایک نیکی ہے اور اپنے بچوں کی پرورش اور تربیت کیلئے دوڑ دھوپ ایک عبادت ہے باری تعالی نے بندوں کو اپنا فضل تلاش کرنے کا حکم فرمایا ہے: (فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ)[2]. پھر جب نماز ادا کرلی جائے تو تملوگ زمین میں چلو پھرو اور اللہ تعالی کا فضل تلاش کرو، الہ العلمین ہم کو بھی اپنی رحمت وعنایت عطا فرما اپنے فضل وکرم سے نوازدے اور ہمکواپنے عبادت گُزار بندوں میں شامل فرما ٭٭٭

(١) البقرة : ٢٦٨.
(٢) الجمعة : ١٠.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا خلَقَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ مَا خلَقَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ! مومن بندہ اپنے رب کی رضا کیلئے نیک عمل کرتا ہے اور اس کے فضل وکرم کی جستجو میں رہتا ہے کیونکہ سارا فضل اللہ ہی کے قبضے میں ہے ﴿ إِنَّ الفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾[1]. آپ فرمادیجئے کہ بیشک فضل تو اللہ ہی کے قبضے میں ہے۔ وہ اس کو جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالی بڑی وسعت والا ہے خوب جاننے والا ہے باری تعالی نے اپنے فضل کا سوال کرنے کا حکم فرمایا ہے: ﴿وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾[2]. اور اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کیا کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے اسی لئے نبی کریم ﷺ اللہ کی رحمت وعطا سوال فرمایا کرتے آپ ﷺ کی منجملہ دعاوں میں یہ دعا بھی منقول ہے: « اللَّهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ

(١) آل عمران : ٧٣.
(٢) النساء: ٣٢.

وَرِزْقِكَ»[١]. یااللہ ہم پراپنی برکات اور اپنی رحمت اور اپنافضل اور اپنارزق کشادہ فرمادے،رحمت عالمﷺ مسجد سے نکلتے وقت اس طرح اللہ کے فضل کا سؤال فرماتے :« اللهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ»[٢].ان فضائل وبرکات کاتقاضاہیکہ ہم بھی خشوع وخضوع کے ساتھ اللہ کی رحمت اوراس کے فضل وکرم کاسؤال کریں وہ بے حساب عطافرماتاہے اس کے خزانہ میں کوئی کمی نہیں ہے اس کے قبضے میں ہرخیروکرم کی کنجی ہے قرآن کریم فرمارہاہے(وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ)[٣]. اس نے بندوں کودعاکی ترغیب دی ہے اوران سے قبولیت کاسچاوعدہ فرمارکھاہے آخرمیں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعاہے کہ الہ العلمین ہم کو اپنے کرم اوراپنی رحمتوں سے نوازدے ہمیں دونوں جہان کی بھلائی اورکامیابی عطافرمااپنے احکام اورنبیٔ کریمﷺ کی سنتوں سے حقیقی محبت نصیب فرمااوران پرعمل آسان فرما ***

هَذَا وصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى مَنْ أُمِرْتُمْ بِالصَّلاَةِ وَالسَّلاَمِ عَلَيْهِ، قَالَ تَعَالَى:(إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

---

(١) البخاري في الأدب المفرد : ٦٩٩، وأحمد : ١٥٨٩١.
(٢) مسلم: ٧١٣.
(٣) البقرة: ١٠٥.

تَسْلِيمًا)[1]. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:« **مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا**»[2].

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ.

وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ الأَوْفِيَاءِ، وَارْفَعْ دَرَجَاتِهِمْ فِي عِلِّيِّينَ مَعَ الأَنْبِيَاءِ، وَاجْزِ أُمَّهَاتِهِمْ وَآبَاءَهُمْ وَزَوْجَاتِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ جَمِيعًا جَزَاءَ الصَّابِرِينَ يَا سَمِيعَ الدُّعَاءِ.

اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ، اللَّهُمَّ كُنْ مَعَهُمْ وَأَيِّدْهُمْ، اللَّهُمَّ وَفِّقْ أَهْلَ الْيَمَنِ إِلَى كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْمَعْهُمْ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَارْزُقْهُمُ الرَّخَاءَ يَا أَكْرَمَ الأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ انْشُرِ الاِسْتِقْرَارَ وَالسَّلاَمَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ زِدِ الإِمَارَاتِ بَهْجَةً وَجَمَالاً، وَاكْتُبْ لِمَنْ غَرَسَ فِيهَا هَذِهِ الْخَيْرَاتِ الأَجْرَ وَالْحَسَنَاتِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

---

(١) الأحزاب: ٥٦ .

(٢) مسلم: ٣٨٤.

اللہ کا فضل اور اس کا کرم

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخْ خليفةْ بن زايدْ لِكُلِّ خيْرٍ، وَاحْفَظْهُ بِحِفْظِكَ وَعِنَايَتِكَ، وَوفِّق اللَّهُمَّ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضاهُ، وَأَيِّدْ إِخْوَانَهُ حُكَّامَ الإِمَارَاتِ.

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيْخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمْ رَحْمَةً وَاسِعَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَأَفِضْ عَلَيْهِمْ مِنْ خَيْرِكَ وَرِضْوَانِكَ.** وَأَدْخِلِ اللَّهُمَّ فِي عَفْوِكَ وَغُفْرَانِكَ وَرَحْمَتِكَ آبَاءَنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَجَمِيعَ أَرْحَامِنَا وَمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا.

اللَّهُمَّ احْفَظْ لِدَوْلَةِ الإِمَارَاتِ اسْتِقْرَارَهَا وَرَخَاءَهَا، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا، وَأَدِمْ عَلَيْهَا الأَمْنَ وَالأَمَانَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَأَقِمِ الصَّلاَةَ.